بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ذٰلِكَ فضل اللّٰه يوتيه من يشاء واللّٰه ذوالفضل العظيم (جزء۲۷، رکوع ۱۹)

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے

الحمد للّٰه منة

فضیلت افضل القوم

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۳۹۰ ہجری

فضیلت افضل القوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے انتہا تعریف اور بے شمار توصیف اس محبّ کے لئے سزاوار ہے جس نے اپنے محبوبان ازلی کو ازل الآزال میں اپنی قدیمی محبت سے اس قوم کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ قوم اللہ کو دوست رکھتی ہوگی کہ خلعت سے سرفراز کیا بزرگ ہے جلال اس کا اوران کی دعوت کے لئے اپنے حبیب کریمؐ کو فرمایا۔ کہدے یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع۔ وہ تابع مہدیؑ ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ ہر مومن اور مومنہ پر خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب فرض ہے۔ اور نیز آنحضرتؐ کی زبان سے کہلایا۔ اور حکم نہیں دیئے گئے ہیں مگر یہ کہ خدا کی بندگی کریں اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے۔ درود اور سلام نازل کرے اللہ محمدؐ اور مہدیؑ پر پس اس زمرۂ محبوب یعنی مہدیِ موعودؑ نے دعوت مذکور (دعوت طلب دیدار خدا کو) سنکر کہا۔ اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک منادی کو جو ایمان کی ندا کر رہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے۔ اللہ ان سب سے راضی ہے حمد و نعت کے بعد جان اے مصدق صادق قوم مہدیؑ کی فضیلت کو اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں یعنے اللہ ان کے روشن عقائد اور ان کے پسندیدہ اعمال سے راضی ہے اور وہ ذات وصفات کی تجلیات کے انوار کے عطیہ سے اللہ سے راضی ہیں۔ مہدیؑ کی اس معزز قوم پر اس وقت حق تعالیٰ کا کیا ہی خوب فضل و کرم ہوا جب کہ جہاں کا وجود جہاں میں نہ تھا بلکہ زماں کا نام زماں میں نہ تھا۔ ایک ایسے وقت میں کہ جہاں وقت نہ تھا ہر کام کے بنانے والے جاننے والے حکیم نے جس کی صفت **کلَّ یومٍ ھُوَ فی شان** ہے ایسا صانع جو تمام بلند صنائع کا نخلبند ہے اور تمام نادر چیزوں کو ندرت گاہ کا باغبان ہے جو آیت کریمہ **نحن الزارعون**۔ کی زراعت کرنے والا ہے اس نے جہان اور جہان والوں کے تخم کو **جوکنت کنزا مخفیا**۔ میں چھپا ہوا تھا **فاحببت ان اُعرَف**۔ کے دانو کی روئیدگی غیب الغیب اور وراء الوراء کی اُس زمین سے اُگی نہیں تھی **فخلت الخلق** کی ڈالی اور پتے نکلے نہیں تھے تمام ماہیتیں اور کیفیتیں ایک دوسرے میں پیچیدہ اور لپٹی ہوئی تھی۔ اور در اصلی وجود کی بو کسی موجود کے دماغ میں نہیں پہنچی تھی اس ہنگام فرحت مدام میں **فخلقت الخلق لاعرف** کا جھنڈا عالم ملکوت میں بند کیا گیا۔ اور خاتم نبوت کے ظہور کے دور سے مل گیا اس زمانہ میں بھی یہ سب (محبوبان ازلی) **یحبھم یحبونہ** کے ناز و محبت کے حجلہ (خوابگاہ عروسی) میں میٹھی نیند سو رہے تھے۔ اور ابھی جدا جدا نہیں تھے اور مٹی اور پانی کے شکم سے پیدا نہیں ہوئے تھے اور **نفخت فیہ من روحی** کی بو نہیں پائے تھے اور **الانسان سری دانا سرہ** کے

محرمِ رازنہیں ہوئے تھے **فلما ابنا هم باسمائهم** کا جلوہ سرِ عرش نظیر کے سرادہ پر ملکوت اور جبروت کے محرموں کے لئے نہوا تھا **فسجدوا الملئكة كلهم اجمعون** ۔کی سلطنت جبروتیہ اُن پر غالب نہیں ہوئی تھی اُس مدت میں افضل القوم کا فضل وشرف لوح قضاوقدر میں مسطور ومحفوظ تھا پس جبکہ **فخلقت الخلق** کا جھنڈا ملک وملکوت کے بیابان میں بلند کیا گیا۔ اورظہور خاتم نبوت کا دورمل گیا اُس وقت اس اُمت مرحومہ ہوتم بہترین اُمت میں سے کسی سے امر دین میں قصور وفتور ظاہر ہوا تو خدائے پاک وبرتر نے اپنی ازلی مہربانی رحمت اور قدیمی محبت سے اس افضل الخلوق قوم کا ذکر عمدہ پیرایہ میں کر کے اُس شخص پر طعن وسرزنش فرمائی جس وقت کہ پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیتوں سے گذرے ہوے انبیاءؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین کا فضل وشرف بیان کر کے فرمایا کہ خدائے پاک وبرتر فرماتا ہے یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے عطا کی کتاب شریعت اور نبوت ۔تو عرب کے مشرکوں نے اس فرمان خدا کو سن کر انکار کیا اور جھٹلایا۔ان کی اس گمراہی اور جہالت پر آنحضرتؐ بہت غمگین ہوئے تو خدائے پاک وبرتر نے اپنے محبوب کے دل کی تسکین وتسلی کے لئے فرمایا۔سوتو سمجھتا تو تو سمجھا دینے والا ہے تو ان پر مسلط تو ہے نہیں ۔**فان يكفر بها هؤلاء** ۔اوراگر عرب کے مشرکین انکار کریں اور کافر ہوجائیں اُن قرآنی خبروں سے جن کو تو ان پر پڑھتا ہے۔**لا تحزن عليهم ولا تك فی ضيق ممايمكرون** ۔اے سید مختار ان کے انکار کی وجہ سے اپنے دل کو آزردہ مت کر اس لئے کہ۔**فقدو كلنا بها قوماً** ۔پس تحقیق کہ ہم نے مقرر کیا ہے۔اور وکیل بنایا ہے ایک قوم کو ان تمام چیزوں پر ایمان لانے کے لئے جو تجھ پر نازل ہوئیں اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف فرمائی ہے کہ۔اور سب مومن ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ وہ مہدیؑ کی قوم ہے کہ حکم خدا سے قطعی طور پر **ليسوا بها بكافرين** ۔یہ قوم نہیں ماننے والی نہیں ہے یعنے تمام احکام قرآنی کو ماننے والی ہے اس لئے کہ اس قوم کی تسبیح اور اس کا وظیفہ رات دن یہی ہے۔**القراٰن والمهدى امامنا اٰمنا و صدقنا**۔

جان اے عزیز کہ خدائے پاک وبرتر نے محض اپنے کرم وفضل سے اس برگزیدہ قوم کے ایمان کی وکالت کی اضافت اپنی ذات پر رکھی اور کفر سے ان کے بری رہنے کی خبر دی ہے کہ پس تحقیق کہ ہم نے مقرر کیا ہے ان پر ایک قوم کو جو اُن کا (تمام احکام قرآنی کا) انکار کرنے والی نہیں ہے جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے ابراہیم صلوات اللہ علیہ کی تعریف میں شرک سے ابراہیمؑ کے بری رہنے کی خبر دی ہے کہ اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں نیز جب منافقوں کی جماعت ایمان کی بلندی سے ارتداد (مذہب سے پھرنے) کے گڑھے میں گری تو صحابۂ رسولؐ کی ایک جماعت بہت غمگین ہوئی حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کی تقویت کے لئے فرمایا۔مومنو! جو تم میں اپنے دین سے پھر جائے تو پھرنے دو! اللہ ایسی قوم موجود کردیگا وہ ہرگز نہیں

پھریگی۔ وہ مہدیؑ کی قوم ہے اگرچہ کہ مہدیؑ کی قوم کو دین مہدیؑ کے دشمنوں سے (خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب کے دشمنوں سے) ایذا اور تکلیفیں پہنچیں لیکن مہدیؑ کے صدقہ سے قوم مہدیؑ کو دین سے پھرنے کا خیال وخطرہ تک نہ ہوا۔ چنانچہ نقل ہے کہ گجرات کے بادشاہ نے بندگی میاں عبدالمجید رضی اللہ عنہ پر بہت ظلم وستم کیا اس غرض سے کہ مہدیؑ کی تصدیق سے پھر جائیں لیکن حضرتؓ تمام ایذاؤں اور تکلیفوں میں ثابت قدم رہ کر پڑھتے تھے ومن یکفر بہ (اور جو شخص انکار کرے مہدیؑ کا فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے) اور کوئی ضعیف بات زبان پر نہیں لائی۔ اور اسی طرح دہلی کا بادشاہ سلیم شاہ نے میاں شیخ علائیؒ کو جو علماء زماں ومشائخ جہاں اور اس گروہ (قوم مہدیؑ) کے تابعین میں سے تھے۔ اِسی مدعا کے سبب سے (مہدیؑ کی تصدیق سے پھرنے کیلئے) بہت رنج اور آزار پہنچایا میاں شیخ علائیؒ نے بھی تصدیق کے خلاف کوئی بات زبان پر نہیں لائی۔ بلکہ پڑھتے تھے قتل اصحاب الخ ہلاک کردیئے گئے۔ خندقوں والے ایک آگ تھی ایندھن سے بھری ہوئی جبکہ وہ خندقوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مومنوں کے ساتھ کرتے تھے کہ وہ ایمان لائے اللہ زبردست سزاوار حمد پر وہ اللہ کہ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے بیشک جن لوگوں نے ستایا مومن مردوں اور مومن عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اس آیت شریفہ کے اختتام پر حضرت میاں شیخ علائی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی جان خدا کے حوالہ فرمائی۔ اسی طرح جلال الدین اکبر[1] نے میاں مصطفےٰ رحمتہ اللہ علیہ کو بہت رنج وآزار پہنچایا اوران کے والد بزرگوار (بندگی میاں عبدالرشیدؓ) اوراس بزرگ (میاں شیخ مصطفیٰؒ) کے بھائیوں کو چند فقرا (طالبان مولیٰ) کے ساتھ بے تامل قتل کروادیا اور میاں شیخ مصطفےٰؒ کے جسم شریف کو عرصۂ دراز تک قید وزنجیر میں رکھا لیکن ان سے کوئی بات ناشائستہ اور کم ہمتی کی صادر نہ ہوئی اور اسی طرح بہت سے مساکین جولاہوں ورنگریزوں میں سے بعض شمشیر دیکھ کر ڈرتے اور لرزتے تھے اور بعض گائے اور بکرے کے خون کو دیکھ کر بیہوش ہوجاتے تھے ایسے اشخاص نے بھی مہدیؑ کی تصدیق کے صدقہ سے ہمت اور قوت کے ساتھ اپنی عزیز جان کو خدا کے حوالہ کیا اور شربت شہادت نوش کیا حتیٰ کہ ان میں کے بعض اشخاص کی مائیں جلاد قتل کے لئے لے جانے کے وقت آکر تقویت دیں کہ اے میرے فرزند میں نے اپنے دودھ کو تجھ پر حلال کیا تو اپنی شیریں جان کو باری تعالیٰ کی درگاہ میں فدا کر کہ ایک پلک مارنے کی دیر میں سچی مجلس میں قدرت والے بادشاہ کے قریب تو پہنچ جائے گا۔ پس ایسے اشخاص کے حق میں جو تم میں اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ ایسی قوم موجود کردیگا جس کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتی ہوگی۔ دین سے ہرگز نہیں پھریگی ثابت ہوا۔ یہی ہیں جن پر رحمتیں ہیں ان کے پروردگار کی طرف سے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ نیز جب مقاتلین نے جنگ کے لئے باہر آنے سے کاہلی اور سستی کی تو حق

---

[1] جلال الدین اکبر کے بعضے عہدہ داروں اور سپاہیوں نے بادشاہ کے حکم کے بغیر ایسا ظلم کیا تھا جو بادشاہ کے سخت عتاب میں آئے۔

جلِّ علانے کہا۔ مومنو! تمہیں کیا ہوگیا۔ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کوچ کرو اللہ کی راہ میں تو تم بوجھل ہو جاتے ہو زمین پر (سستی کرتے ہو) کیا راضی ہو بیٹھے دنیا کی زندگانی پر آخرت کے بدلے سو کچھ نہیں دنیا کی زندگانی کا فائدہ آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تم کو دکھ کی مار دیگا اور بدل لائے گا تمہارے سوا دوسری قوم کو۔ وہ مہدیؑ کی قوم ہے یعنی اگر تم کافروں سے قتال کے لئے باہر نہ آؤ اے سست عمل ماننے والو اور اے بدروش منافقو خدائے تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہارے سوا تمہارے عوض ایک قوم کو لائے گا وہ مہدیؑ کی قوم ہے جو سستی نہیں کریگی۔ نکلنے میں کافروں سے قتال کے لئے اور راضی نہوگی دنیا کی زندگی پر خدا کی راہ میں لڑیگی پس قتل کریگی اور قتل کی جائے گی۔ چنانچہ یہ امر عظیم (قتال با منکران مہدیؑ) خلیفہ مہدیؑ افضل الشہداء سید خوندمیرؓ سے ظاہر ہوا۔ حتیٰ کہ شاہ خوندمیرؓ نے اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کا لحاظ نہ کر کے بے سامان ساٹھ سوار فقراء کو لئے ہوئے سولہ ہزار سلح پوش سوار کہ جن میں چار ہزار پیدل اور بادشاہ گجرات سلطان مظفر بے ظفر کے اٹھارہ ہاتھی جوان فقرا کے مقابلہ کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ مقاتلہ کر کے ہزیمت دی۔ اور کـــم مـــن فـئـۃ الخ اکثر تھوڑی سی جماعت غالب آگئی ہے بڑی جماعت پر (اللہ کے حکم سے) کے مطابق فتح پائی۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ جس کو چاہے عطا فرمائے اور اللہ کا فضل بڑا ہے

نیز جس وقت کہ نبوت پناہ (آنحضرتؐ) کی دار العلالت سے عشر اور زکوٰۃ کا حکم صادر ہوا تو بعضے لوگ کنجوسی اور حرص کو اختیار کر کے (عشر اور زکوٰۃ سے) منھ پھیر لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آگاہ ہو تم وہ لوگ ہیں کہ تم کو بلایا جاتا ہے کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں پس تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ بخل کرتا ہے اور جو شخص بخل کرتا ہے تو بس اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو بے پرواہ ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم روگردانی کرو گے اللہ تمہارے بدلے لائے گا ایک قوم کو تمہارے سوائے پھر وہ تمہاری طرح بخیل نہ ہوں گے۔ وہ مہدیؑ کی قوم ہے جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات دن چھپے اور ظاہر۔ نقل ہے کہ بندگی الٰہداد حمیدؓ وزیر سلطان غیاث الدین نے حضرت مہدیؑ کا بیان سنکر دنیا کے تمام علایق کو ترک کیا۔ بہت مال رکھتے تھے خدا کی راہ میں خرچ کر دیا اسی طرح بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے زمانہ میں ملک اسمٰعیل و ملک یعقوب جو گجرات کے امیروں سے تھے کار خیر (شادی) کے لئے بہت سا مال و متاع جمع کئے تھے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے فیض بیان سے وہ سب کا سب خدا کی راہ میں فِدا کر کے فقر و فاقہ اختیار کئے۔ اور (ملک اسمٰعیل و ملک یعقوب نے خدا کی راہ میں جو مال دیا) وہ اتنا مال تھا کہ اس کو شاہ خوندمیرؓ نے مہدیؑ کے تمام اصحابؓ میں سویت فرمایا اور خود بھی تمام اصحابؓ کے موافق ایک سویت لی اور اپنی سویت کو اپنے دائرہ میں سویت فرمایا۔ نیز عثمان خاں سور وزیر شیر شاہ نے بندگی میاں مصطفٰیؓ کا بیان سننے کے بعد آپ کے حضور میں بہت سارا مال و متاع ایثار کر کے توبہ کیا اور ان کی طرح بہت سے لوگ اپنے تمام مال و جان خدا کی راہ میں نثار کر کے اس صفت

سے موصوف ہوئے کہ نبیؐ نے ایمان کی علامت میں فرمایا ہے کہ مفقود کا ترک اور موجود کا ایثار اور مال وجاہ کی محبت سے دل کا سرد ہونا ہے اس صفت کے رکھنے والوں میں عشر وزکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں سستی کا کیا محل ہے کہ وہ بخیلی اور روگردانی کریں بلکہ یہ لوگ پہلے آتے ہی بے مِلک مَلک کے مانند ہو گئے اور فقر وفاقہ اختیار کرنے کے بعد موصوف ہوئے۔اس صفت سے کہ **لایجدون** الخ نہیں پاتے اپنی طبیعتوں میں کوئی غرض اُس شئے کی طرف سے جو مہاجرینؓ کو دے دی جائے اور ان کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جان سے گو اپنے اوپر تنگی ہی ہو۔پس یہ لوگ **قولہ تعالیٰ و من یوق** الخ (اور جو شخص محفوظ رکھا جائے اپنے حرص نفسانی سے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) کی بشارت سے مبشر ہیں جان اے عزیز مبادا کہ اس زمرۂ محمود اعنی قوم مہدیِ موعودؑ کے لانے کے متعلق کسی کے دل میں حق کی مخالفت پیدا ہو جو خدائے تعالیٰ کے وعدہ میں مشکل کا سامنا ہو اس لئے کہ خدائے پاک و برتر نے اپنی قدرت قاہرہ اور سلطنت ظاہرہ سے اس امر مذکور کے متعلق (قوم مہدیؑ کو لانے کے متعلق) قسمیں کھا کر فرمایا ہے۔**فلا اقسم برب المشٰرق والمغٰرب انّا لقٰدرون علی ان نبدّل خیرا منھُم وما نحن بمسبوقین** ۔قسم ہے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کی مشرقوں اور مغربوں کی کہ ہر روز ایک نئی مشرق اور ایک نئی مغرب پیدا کرتا ہے بیشک ہم ایسی قدرت رکھنے والے ہیں بدرستیکہ ہم توانائی رکھتے ہیں اس بات کی کہ بدل لادیں ہم ان کفار عرب سے بہتر ان سے ایک قوم کو جو بے تکلف ہر امر میں حکم کرنے والے کے حکم کی تعمیل کرے اور کسی مقام میں مانند بنی اسرائیل کے جو موسیٰؑ سے کہا **فاذھب** الخ (ہاں تم اور تمہارا اللہ جاؤ تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں) نہیں کہیں گے۔یہ قوم مہدیؑ ہے۔اس لئے کہ وہ قوم اہل مشاہدہ اور اہل معائنہ اور اہل مکالمہ ہے۔اور جن کو اللہ اور اولیاء اللہ ہی پہچانیں گے۔اور نہیں ہیں ہم سبقت لے گئے پیچھے رہے ہوئے یعنے ہم مجبور نہیں ہیں ان کے لانے سے حتیٰ کہ یقین سے جانو کہ ہمارے اس وعدہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے پس اے محمدؐ وہ کاہل اور جاہل جو ان احکام شریفہ کو بجالانے کے لائق نہیں ہیں۔پس چھوڑ دے تو ان کو کہ باتیں بنائیں اور کھیلیں یہاں تک کہ آملیں اپنے اس دن سے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے۔اور اے محمدؐ کافی ہے تیرے لئے یہ قوم موعودؑ تمام اُمور محمود میں۔اس قوم موعود کی خصوصیت اس سبب سے ہے کہ۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ دکھائی۔یعنے اللہ تعالیٰ نے ان کو مہدی علیہ السلام کے ذریعہ راہ دکھائی۔چونکہ حضرت مہدیؑ کی فیض بخش نظر سے قوم مہدیؑ (صحابۂ مہدیؑ) نے پرورش پائی کہ آنحضرتؐ کی ایک نظر مبارک بہتر ہے ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے لہذا مہدیؑ کی دعوت کا بار اٹھانے کی حامل ہوئی (مہدیؑ کی دعوت یہ ہے) کہ۔بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بینائی پر کیونکہ خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب فرض ہے ہر ایک مومن اور مومنہ پر اور مہدیؑ کا حکم یہ ہے کہ جو شخص نہیں دیکھا اللہ کو تو وہ مومن اور مومنہ سے نہیں [1] اور حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جس وقت غافل ہو تو اس وقت کافر ہے

[1] مگر طالب صادق کہ اس پر بھی حضرت مہدیؑ نے ایمان کا حکم فرمایا (ملاحظہ ہو میزان العقائد مولفۂ حضرت مجتہد گروہؓ)۔

لیکن اس کا کفر پوشیدہ ہے۔ اگر خود ہمیشہ غافل رہے گا تو اس پر اسلام کا دروازہ بند ہو جائے گا پس یہ برگزیدہ قوم یعنے صحابۂ مہدیؑ اُس ذات فایض البرکات (مہدیؑ) کے صدقے سے اپنے مدعا (خدا) کو پہنچی۔ اور اس کے شکریہ میں قاضی الحاجات کی درگاہ میں یہ مناجات پیش کی کہ رَبَّنا اٰتنا الخ اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک منادی کو جو ایمان کی ندا کر رہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے اور منادی خطاب ہے مہدیؑ کا یعنے مہدیؑ ندا کرتے ہیں خدا کے دیدار کی اس لئے کہ خدا کا دیدار پھل ہے ایمان کا پس ایمان ثابت نہو گا مگر خدائے تعالیٰ کے دیدار سے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قول 'ایمان لاؤ تم اپنے رب پر'' کی مراد 'دیکھو تم اپنے رب کو'' ہے۔ فـاٰمنا۔ یعنے مہدیؑ کی قوم نے کہا اے ہمارے رب ہم نے دیکھا وہ چیز جس کی دعوت منادی (مہدیؑ) کی زبان سے ہم نے سنی مہدیؑ کے فیض اور بخشش سے۔ جان اے عزیز جن کو ازل میں غیر فانی دولت سے سرفراز ہونا تھا اس عطیۂ ابدی نعمت صمدی سے بالمشافہ سرفراز ہوئے کہ کسی دوسرے کی ہمت کا ہاتھ ان کے مدعا کے دامن تک نہ پہنچ سکے چنانچہ سید الشہداء اللہ تعالیٰ کے دیدار کے شہید نے فرمایا کہ اس ذات ہادی الکائنات یعنی مہدیؑ کی صحبت میں رہنے کے لئے مہاجران مہدیؑ ہی منجانب اللہ تجویز کئے گئے۔ اور خاص کئے گئے تھے۔ اب اگر کوئی صاحب ہمت بہت شوق اور نہایت طلب واشتیاق کی وجہ سے اس قوم کا بہرہ جس کی رہنمائی خدا نے کی۔ چاہتا ہے اور خود کو ان کے زمرہ میں داخل کرنا چاہتا ہے تو کہدے فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ یعنی اسی قوم کی ہدایت اور رہنمائی کی اقتداء (پیروی) کرے اور جو فعل حَسَن کہ انہوں نے کیا ہے ان کے فعل حسن پر اچھی طرح عمل کرے تا کہ ان کے فیض اور ان کی بخشش کو پہنچے اور خوشخبری سنا دے میرے ان بندوں کو جو بات سنتے ہیں پس پیروی کرتے ہیں اس کے احسن کی یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور یہی ہیں صاحبان عقل۔ کی بشارت کے مستحق ہوں۔

جان اے مصدق کہ حضرت رب الارباب (خدا) نے قوم مہدیؑ کو اولوا الباب کے خطاب سے موصوف فرمایا ہے اور حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں اولوا الباب کا ذکر آیا ہے وہ میرے گروہ کا خطب مستطاب ہے اور اللہ تعالیٰ نے صفتِ عقل کا ثبوت ذکر فکر میں رہنا فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (بہتری نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں اے ہمارے پروردگار تو نے اس کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ اور ذکر دوام اور اس مقصد کی فکر گوشہ نشینی اور مخلوق سے علیحدگی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے اصحاب کہف کے مقولہ کو بیان فرمایا کہ باہم کہنے لگے جب تم کنارہ کش ہوئے ان کافروں سے اور ان معبودوں سے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں۔ پس ظاہر کرتا ہے اس کے نفع کو کہ جب خلوت اختیار کرے تا کہ پھیلاوے تم پر تمہارا پروردگار اپنی رحمت اور تمہارے لئے مہیا کر دے تمہارے کام میں

آرام کا سبب ۔یعنے پھیلادے تمہارے لئے تمہارا پروردگار اپنی رحمتوں سے ایک رحمت کو یا معنی ۔نیشر لکم کے یحیی قلوبکم ہے ۔یعنے زندہ کردے تمہارے دلوں کو پروردگار اس گوشہ نشینی کے واسطے سے جو خدا کے ذکر کے لئے اختیار کرلے اور مہیا کرے تمہارے اس کام کے صلہ میں بڑا نفع کہ وہ خدا کا دیدار اور وصال ہے اور دنیا کے علایق کو ترک کئے بغیر خلق سے عزلت نصیب نہیں ہوتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم کیا ہے کہ ۔اور سب سے الگ ہو کر اُسی کی طرف (خدا کی طرف) متوجہ ہو جا۔اور اصل دنیا نبی صلعم کے فرمان کے مطابق ۔تیری دنیا تیرا نفس ہے ۔جب تو نے اپنے نفس کو فنا کردیا تو نہیں ہے دنیا تیرے لئے ۔اور حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ حیات دنیا کا وجود کفر ہے یعنے جان سے جینا کہ اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب میں جن چیزوں کا نام متاع حیاتِ دنیا ہے چنانچہ عورتیں بچے دولت جانور کھیتیاں عمارتیں کھانے کی چیزیں اور پہننے کے کپڑے وغیرہ جو شخص ان چیزوں کا مرید (ارادہ رکھنے والا) اور محبّ ہو اور ان چیزوں کی طلب میں مشغول ہو وہ کافر ہے اور اگر کوئی تارک دنیا شخص مرید و محبّ دنیا کی صحبت میں رہے یا (دنیوی منفعت کے لئے) اس کے گھر جائے یا اس سے الفت اور محبت رکھے ہماری آن سے نہیں ہے اور آن محمدؐ سے نہیں ہے اور آن خدا سے نہیں ہے اور مرشد کامل کی زبان سے قرآن کا بیان سننے کے بغیر دنیا کی عزت اور لذت سے کدورت نہ ہوگی اور مرشد وہ ہے کہ حضرت مہدیؑ نے اس آیت کے تحت فرمایا ہے ناخوش گردانا ہے تمہارے لئے کفر فسق اور عصیاں کو وہی لوگ ہدایت یافتہ (مرشد) ہیں ۔جس میں یہ اوصاف موجود ہوں وہی مرشد ہے اور حضرت مرشدی میاں لاڑ شہ لازوال ارشادہ نے فرمایا ہے کہ کفر سے مراد سالک کی ہستی ہے ۔اور فسوق و عصیاں سے مراد اعتقادیات و عملیات میں کمی بیشی کرنا ہے جو شخص اپنی ہستی (خودی) سے کامل کراہت رکھتا ہو۔اعتقادیات میں کمی بیشی کرنے سے بیزار ہو اور اعمال میں کوئی کمی و زیادتی نہ کرتا ہو وہ شخص مرشد برحق ہے اور بندگی ملک جیؒ نے فرمایا ہے کہ جس کا قدم غیر اللہ کے دروازہ پر جانے سے کٹا ہوا ہو اور اس کی حرص کی آنکھ اندھی ہو چکی ہو اور اس کی حرص کی زبان کٹی ہوئی ہو اور کلام اضافہ کے ساتھ نہ کرتا ہو ایسا شخص اگر کچھ نصیحت کرے تو وہ مواخذہ کے لایق نہ ہوگا۔بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ خود کو کلام کی اضافت سے باہر لا چکا ہو۔(جب کہتا ہو قرآن حدیث اور نقل میں جتنا ہے ۔اتنا ہی کہتا ہو) ایسے مرشد کا بیان اثر نہ کریگا مگر طالب صادق کے دل میں اور حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طالب صادق وہ ہے کہ اپنے دل کے رُخ کو غیر حق سے پھیر کر خدا کی طرف لاتا ہے ۔اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول ہے اور دنیا اور خلق سے علیحدگی اختیار کیا ہے اور خودی سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ۔اور ایک وقت فرمایا طالب پر کیا چیز فرض ہے کہ اس کے ذریعہ خدا کو پہنچے آپؑ ہی نے فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے پھر فرمایا کہ عشق کس طرح حاصل ہوتا ہے فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف رہے یہاں تک کہ :۔دل کسی چیز کی طرف مائل نہ ہو اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے

اور کسی کے ساتھ باتوں میں مشغول نہ ہو۔ نہ دوست کے ساتھ اور نہ اغیار کے ساتھ آتے جاتے اُٹھتے بیٹھتے سنتے کہتے لیٹتے سوتے کھاتے پیتے ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ رہے۔ ان اُمور ضروریہ میں سے کوئی چیز صادقوں کی جماعت کی صحبت کے بغیر میسر نہ ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ رہو۔ اور صادقوں کے اوصاف میں حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ جو نکالے گئے اپنے گھروں اور مالوں سے طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی۔ یہی لوگ صادقین ہیں۔ یعنے زمرۂ صادقان یہی ہے اور اس شراب (محبتِ الٰہی) میں رغبت کرنے والوں کو چاہیئے کہ رغبت کریں۔ ایسی ہی نعمت کے لئے چاہیئے کہ عمل کریں عمل کرنے والے۔

جان اے عزیز باتمیز جو شخص کہ اِن اوصاف کے جیسے اوصاف کی احتیاط کے ساتھ تعمیل کر کے سابقین (اگلوں) کی پیروی کرلے تو فرمانِ رسولؐ۔ میرے اصحابؓ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔ کے حکم سے ہدایت پائے گا بلکہ یقین ہے کہ ان کے زمرہ میں داخل ہوکر خدا کی خوشنودی پاوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور سبقت کرنے والے پہلے مہاجرین اور انصار اور جنہوں نے ان کی پیروی کی خدا کے دیدار کی طلب میں اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور فرمان خدا۔ پس داخل ہوتو میرے بندوں میں اور داخل ہوتو میری جنت میں کے حکم سے خدا کے دیدار کی بہشت میں داخل ہو۔ یا اللہ تیرے نبیؐ ہادی اور تیرے ولی مہدیؑ کے طفیل سے مجھے تیرے نیک بندوں میں داخل فرما اور تیرے دیدار کی جنت عطا فرما۔

یا اللہ جیسا کہ تو نے اس ذلیل بے بضاعت کو محض اپنے فضل وکرم سے مہدیؑ کی اس قوم گرامی میں داخل فرمایا۔ اور اس افضل القوم کی فضیلت لکھنے کی توفیق کو اِس مذموم کا رفیق بنایا ہے اسی طرح اپنے قدیم رحم وکرم کی جہت سے اس قوم گرامی کے احوال اور افعال کی اتباع خالص اپنی ذات کی محبت کے لئے عطا فرما کہ اس میں ظاہر داری اور مکاری کی آلودگی اور خود بینی اور سرداری کی آمیزش نہ ہونا کہ ہر بات اور ہر حرف اس کتاب کا تیرے حبیب کریم کے حکم سے جو شفاعت قرآن کی فضیلت کے بیان میں فرمایا ہے۔ جس روز کہ شفاعت نہیں نفع دیگی۔ مگر خدا کی اجازت دینے کے بعد اس شخص کے لئے جس کو وہ چاہے۔ میرا شفیع بنے۔ قرآن شفاعت کرنے والا اور شفاعت کیا ہوا ہے، حمایت کرنے والا اور تصدیق کرنے والا ہے اور جو شخص قرآن کو اپنا امام بناتا ہے تو وہ اس کو جنت کی طرف کھینچ کے لیجاتا ہے۔ اور جو قرآن کو اپنے پیٹھ پیچھے ڈالدیتا ہے تو اس کو دوزخ کی طرف ہانکتا ہے یعنے قرآن شفاعت کرنے والا ہے اپنے احکام کی اطاعت کرنے والے کے لئے کہ وہ شفاعت دیا ہوا ہے۔ اور شکایت کرنے والا ہے اپنے احکام کے خلاف کرنے والے کی کہ اس کی شکایت سچ رکھی گئی ہے پس جو شخص کہ اس کے احکام کو اپنا پیش رو بنائے گا۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی تلاوت

کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنے اس پر عمل کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اُس پر (قرآن پر) ایمان لاتے ہیں ایسے شخص کو آرام وراحت کے ساتھ عزت کی سواری پر بٹھا کر بہشت کی طرف لے جاؤ نگا۔ اور جو شخص کہ اُس کے اوامرو نواہی کو پیٹھ پیچھے ڈال دے گا مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ تو پھینک دیا ایک جماعت نے ان لوگوں میں سے جو کتاب دئے گئے ہیں اللہ کی کتاب کو پیٹھ کے پیچھے گویا وہ کچھ جانتے ہیں نہیں یعنے اس بات کو نہیں جانتے کہ اس کے احکام واجب ہیں اس شخص کو غضب اور عذاب کے ساتھ دوزخ کی طرف کھینچ لیں گے افسوس ہے اُس شخص پر کہ جس کا حامی اور شفیع اُس کا دشمن اور اس کا مدعی ہو۔ اے اللہ تیرے نبیؐ کی سنت کو ہمارا اشعار بنا اور تیرے مہدیؑ کی روش کو ہمارا وثار بنا اور جس شغل میں کہ خالص تیرا وجدان مقصود ہو ہمارا ہاتھ اس کے دامن سے آویختہ کر اور جس فعل میں کہ تیرے غیر کے ارادہ کا شائبہ ہو اس سے دور دور رکھ۔ اے اللہ یہ میری آرزو کیا ہی اچھی ہے تو میری اس آرزو کو مجھے پہنچا دے۔ دے تیری رحمت سے اے ارحم الراحمین اور تیرے کرم سے اے اکرم الاکرمین نبی اور مہدی علیہما السلام اور ان دونوں کے سب آل اور اصحابؓ کی حرمت سے۔

یکم ربیع الاول ۱۳۰۷ھ میں قوم کرام یعنے حضرت مہدی علیہ السلام کے اصحابؓ کے اوصاف میں یہ کتاب لکھی گئی۔

المرقوم ۱۲ر صفر المظفر ۱۳۶۱ ہجری

راقم الحروف

خاک پائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن۔ سدّی عنبر بازار۔ محلہ پٹھان واڑی